اس پر سورۃ بقرۃ کی آیت ۲۱۹ (قل فیھما اثم کبیر) نازل ہوئی پھر انہوں نے وہی دعاء کی کہ اے اللہ شراب کے بارے میں صریح و شافی حکم نازل فرما تو سورۃ نساء کی آیت ۴۳ " لا تقربوا الصلاۃ و انتم سکاری " نازل ہوئی تب انہوں نے پھر وہی دعا تیسری مرتبہ بھی مانگی جس پر سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی (زاد المسیرو تحقیقۃ ج ۲ ص ۴۱۷ ' فتح الباری ج ۸ ص ۲۷۹ ' ابن کثیر اردو ج ۱ ص ۳۰۴ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۱۷ صحیح ترمذی حدیث ۲۴۴۲ صحیح نسائی حدیث ۵۱۱۳)

یہ سبب نزول امام قرطبی ؒ نے بھی اپنی تفسیر کے تینوں مقامات پر ذکر کیا ہے۔ جو مفصل بھی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ جب یہ آیت مائدہ نازل ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سنے :

فھل انتم منتھون کیا تم باز آؤ گے ؟

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

انتھینا انتھینا ہم باز آئے ' ہم باز آئے۔

اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرادی

الا ان الخمر قد حرمت خبردار شراب حرام قرار دے دی گی ہے

(تراجع للتفصیل قرطبی ۲ ، ۳ ، ۵۱ - ۵۲ ' ۳ ، ۵ ، ۱۹۹ - ۲۰۰ ' ۳ ، ۶ ، [illegible] قد حرمت کے الفاظ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ہیں مسلم مع النووی ۷ ، ۱۳ ، ۱۴۸ نصب الرایہ ۴ ، ۲۹۶ طبع مصر ق صحیح ابی داؤد حدیث (۳۱۱۷) صحیح الترمذی حدیث (۲۴۴۲) صحیح النسائی حدیث (۵۱۱۳)

علمائے اہلحدیث کی تصنیفی خدمات

مرتبہ: عبدالرشید عراقی

نقوش ماضی

اس سے پہلے ترجمان الحدیث میں شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری'' ، مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی'' اور مولانا محمد ابو القاسم سیف بنارسی'' کی تصانیف کی مکمل فہرست معہ مختصر تعارف شائع ہو چکی ہے۔

اس مضمون میں مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی'' ، مولانا محمد سعید محدث بنارسی'' ، مولانا ابو المکارم محمد علی مئوی اور مولانا ابو المعالی محمد علی مئوی اور مولانا محمد جونا گڑھی کی مکمل تصانیف کی فہرست معہ صفحات و سن اشاعت پیش خدمت ہے۔

عبدالرشید عراقی

نوٹ:

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی کی تصانیف کے صرف نام لکھے ہیں۔ تصانیف کی تعداد ۵۶ ہے۔ مولانا محمد سعید محدث بنارسی کی تصانیف کے صفحات اور سن اشاعت بھی دیئے ہیں ان کی تصانیف کی تعداد ۳۹ ہے۔ مولانا ابو المکارم محمد علی مئوی کی تصنیف کی تعداد ۴۶ ہے ان کے بھی صفحات اور سن اشاعت دے دیئے گئے ہیں۔ مولانا ابو المعالی محمد علی مئوی کی فہرست کی تعداد ۱۷ ہے اور ان کے صرف صفحات کی نشاندہی کی ہے۔ مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی کی تصانیف کے صرف نام درج کئے گئے۔ تصانیف کی تعداد ۸۶ ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (م ۱۳۸۴ھ):

مولانا حافظ عبداللہ ۱۳۰۴ھ میں قصبہ کیر پور ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جملہ علوم اسلامیہ کی تعلیم مولانا عبدالقادر لکھوی، مولانا سید عبدالاول غزنوی اور حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی سے حاصل کی۔ تکمیل تعلیم کے بعد روپڑ ضلع انبالہ کو اپنا مسکن بنایا اور ۱۹۳۳ء میں آپ نے روپڑ سے ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث جاری کیا۔ جو آج تک آپ کی یادگار ہے اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کی ادارت میں شائع ہو رہا ہے۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی علم و فضل کے لحاظ سے بلند مرتبہ کے حامل تھے۔ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم اور مولانا عبدالرحمن محدث مبارکپوری شارح جامع ترمذی نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا۔ آپ تقریباً ۲۲ سال تک دارالحدیث رحمانیہ دہلی کے ممتحن رہے۔

مولانا حافظ عبداللہ روپڑی جملہ علوم و اسلامیہ کے متبحر عالم تھے۔ آپ کے علمی تبحر کا اندازہ آپ کے فتاویٰ سے ہوتا ہے۔ جو تنظیم اہلحدیث میں شائع ہوئے اور بعد میں تین جلدوں میں کتابی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ مولانا حافظ عبداللہ روپڑی نے ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ / ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء لاہور میں انتقال کیا۔

تصانیف:

(۱) درایت تفسیری، (۲) تفسیر القرآن الکریم (پارہ اول و دوم)، (۳) حاشیہ مشکوۃ المصابیح (عربی)، (۴) ترجمہ مشکوۃ المصابیح (اردو)، (۵) اہلحدیث کے امتیازی مسائل، (۶) تکبیرات عیدین، (۷) تعلیم الصلوۃ، (۸) رسالہ نیت نماز (۹) ارسال الیدین بعد الرکوع (۱۰) لاؤڈ سپیکر اور نماز (۱۱) اطفاء الشمع فی ظہر الجمعہ بجواب نور الشمع فی ظہر الجمعہ (۲ جلد)، (۱۲) ارشاد الوریٰ فی جمعتہ القریٰ، (۱۳) وتروں کی تعداد اور کیفیت، (۱۴) تحقیق التراویح فی جواب تنویر المصابیح، (۱۵)

الکتاب المستطاب فی جواب فصل الخطاب (عربی)‘ (۱۶) احسن الکلام (۱۷) ویڈیو اور رویت ہلال‘ (۱۸) حج مسنون‘ (۱۹) شرعی نظام‘ (۲۰) نکاح شغار اور بٹہ‘ (۲۱) لڑکی شادی کیوں کرتی ہے؟ (۲۲) نکاح اور نسوانیت‘ (۲۳) رسالہ طلاق ثلاثہ‘ (۲۴) بکرا دیوی‘ (۲۵) اسلامی داڑھی (۲۶) پردہ نساء مانک اور ختنہ کی فلاسفی (۲۷) بیمہ کی زندگی (۲۸) وراثت اسلامی (۲۹) انسانی زندگی کا مقصد (۳۰) مودودیت اور حدیث نبویہ (۳۱) کلمہ توحید (۳۲) مسئلہ زیارت قبرنبوی (۳۳) بدعات مروجہ کی تردید‘ (۳۴) عرس اور گیارہویں (۳۵) وسیلہ بزرگان (۳۶) توحید الرحمان بجواب استمداد از عباد الرحمٰن‘ (۳۷) تقلید اور علمائے دیوبند‘ (۳۸) اہلحدیث کے امتیازی مسائل (۳۹) مسئلہ شرکیہ دم جھاڑ پر فیصلہ کن بحث (۴۰) نور محمدی کی پیدائش‘ (۴۱) حکومت اور علمائے ربانی‘ (۴۲) الرشد والامام‘ (۴۳) امامت مشرک (۴۴) رسالہ امارت (۴۵) نبی معصوم (۴۶) مرزائیت اور اسلام (۴۷) اہلحدیث کی تعریف (۴۸) اہل سنت کی تعریف (۴۹) طیور ابراہیمی (۵۰) فتاویٰ اہلحدیث (۳ جلد) (۵۱) رفع الیدین (۵۲) دعا بحرمت انبیاء (۵۳) رفع الابہام فی دلیل التمام (۵۴) اسلامی داڑھی اور مودودیت (۵۵) سماع موتی (۵۶) ٹھیٹھ اسلام۔

مولانا محمد سعید محدث بنارسی (م ۱۳۲۲ھ):

مولانا محمد سعید بنارسی کا تعلق کنجاہ ضلع گجرات کے ایک سکھ خاندان سے تھا۔ والد کا نام سردار کھڑک سنگھ اور آپ کا اسم سابق موہن سنگھ تھا۔ مولانا شیخ عبید اللہ نومسلم کی تحریک سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ پہلے مدرسہ دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری سے جملہ علوم اسلامیہ کی تکمیل کی اور حدیث کی سند شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے لی۔ تکمیل تعلیم کے بعد کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ آرہ میں تدریس فرمائی۔ پھر بنارس کو اپنا مسکن بنایا۔ مدرسہ سعدیہ کے نام سے ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور سعید المطابع کے نام سے ایک پریس بھی قائم کیا۔

مولوی عبدالرحمٰن پانی پتی (حنفی) نے کشف الحجاب کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ جس میں شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی اور محی السنۃ امیر الملک مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رئیس بھوپال کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ مولانا محمد سعید نے اس رسالہ کا جواب ہدایۃ المرتاب کے نام سے دیا۔ حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور نے اس قدر پسند فرمایا کہ مبلغ ۵۰ روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔

مولانا محمد سعید نے ۱۸/ رمضان ۱۳۲۲ھ / ۲۷ نومبر ۱۹۰۴ء بنارس میں انتقال کیا۔

تصانیف(اردو):

(۱) کشف الغطاء من ازالۃ الخفاء۔ صفحات ۶۴ طبع ۱۳۱۹ھ

(۲) طریق النجاح لاھل الصلاح فی جواب طریق الفلاح۔ صفحات ۲۸۔ طبع ۱۲۹۸ھ

(۳) کسر العریٰ باقامۃ الجمعۃ فی القریٰ۔ صفحات ۲۰ طبع ۱۳۱۸ھ

(۴) البرہان الجلی فی رد الدلیل القوی۔ صفحات ۳۲ طبع ۱۳۰۳ھ

(۵) تعلیم المتبدی فی تحقیق القراۃ للمقتدی (جلد اول) صفحات ۴۸ طبع ۱۳۱۰ھ

(۶) تعلیم المتبدی فی تحقیق القراۃ للمقتدی (جلد دوم) صفحات ۶۴، طبع ۱۳۱۰ھ

(۷) الجہر بالتامین بالرد علی القول المتین (دفعات ۱۴۹ طبع ۱۳۰۲ھ)

(۸) السکین لقطع حبل المتین۔ صفحات ۱۴۰ طبع ۱۳۱۲ھ

(۹) سیف الموحدین علی عنق رد السکین۔ صفحات ۲۰ طبع ۱۳۱۲ھ

(۱۰) الرد لرد الرد مع ابداء المعرۃ لمئولف القرۃ۔ صفحات ۱۲ طبع ۱۲۱۵ھ

(۱۱) فرحۃ الاخیار بجواب الاشتہار۔ صفحات ۲۰ طبع ۱۳۱۲ھ

(۱۲) کشف الستور عن کیفیت مرزا بور۔ صفحات ۲۴ طبع ۱۳۰۲ھ

(۱۳) ازالہ الشین عن جلاء المعین۔ صفحات ۸ طبع ۱۳۱۳ھ

(۱۴) رد الترديد الی اہل التقلید مع قرۃ المعین برد ماوقع فی ضیاء المعین۔ صفحات ۲۴ طبع ۱۳۱۴ھ

(۱۵) اکرام اہل الایمان۔ صفحات ۶۴ طبع ۱۳۰۵ھ

(۱۶) ثبوت تحریری مقدمہ آٹاوہ۔ صفحات ۳۰۶۔ طبع ۱۹۲۴ء

(۱۷) فتاویٰ سعدیہ۔ صفحات ۴۸ طبع ۱۹۰۵ء

(۱۸) ہدایۃ القلوب فی رد گلزار آسیہ۔ صفحات ۳۶ طبع ۱۲۹۵ھ

(۱۹) الشیع والری بالرد علی عبدالحی۔ صفحات ۲۴ طبع ۱۳۰۲ھ

(۲۰) رفع البہتان العظیم عن حدیث رسول الکریم۔ صفحات ۳۲۔ طبع ۱۲۱۷ھ

(۲۱) خلاصۃ المعتقد والمنتقد۔ صفحات ۱۲۲، طبع ۱۳۰۶ھ

(۲۲) الفوائد التحقیقہ من الدرر التقرینۃ۔ صفحات ۶۸، طبع ۱۳۰۶ھ

(۲۳) عمارۃ المساجد بہدم اساس جامع الشواہد۔ صفحات ۲۰۔ طبع ۱۳۰۱ھ

(۲۴) توثیق الحق السدید جوابا علی رسالۃ التحقیق المزید۔ صفحات ۱۷۲۔ طبع ۱۳۰۶ھ

(۲۵) رد الجواب علی وجہ المرتاب۔ صفحات ۱۶۔ طبع ۱۳۱۸ھ

(۲۶) کیفیت مناظرہ مرشد آباد۔ صفحات ۴۰۔ طبع ۱۳۰۵ھ

(۲۷) کیفیت مناظرہ جوناگڑھ۔ صفحات ۸ طبع ۱۳۰۲ھ

(۲۸) جواب الجواب سوالات خمسہ۔ صفحات ۱۴ طبع ۱۳۰۵ھ

(۲۹) اعلام اہل الانصاف عما صدر عن مولف تحفۃ الاحناف۔ صفحات ۲۸ طبع ۱۲۹۸ھ

(۳۰) صیانۃ المعتقدین عن تلبیسات نصرۃ المجتہدین۔ صفحات ۲۳۶۔ طبع ۱۳۰۸ھ

(۳۱) ہدایۃ المرتاب بردما فی کشف الحجاب۔ صفحات ۱۵۶۔ طبع ۱۳۰۱ھ

(۳۲) اقبال الحی علی رد عبدالحی۔ صفحات ۲۴۔ طبع ۱۳۰۲ھ

(۳۳) کشف الارتیاب من اجوبۃ المرتاب۔ صفحات ۲۱۔ طبع ۱۸۸۷ء

(۳۴) السعی المقبول برد اجابۃ المسئول۔ صفحات ۲۰ طبع ۱۳۱۸ھ

(۳۵) سیف الابرار علی راس الاشرار فی جواب فتح الاخیار۔ صفحات ۶۴ طبع ۱۳۰۵ھ

(۳۶) توبہ نامہ۔ صفحات ۱۲ طبع ۱۸۸۴ء

(۳۷) کیفیت مقدمات مسجد بڑتلے۔ صفحات ۴۶ طبع ۱۳۰۴ھ

(۳۸) ترجمہ تجویز مولانا مبارک حسین منصف بنارس۔ صفحات ۱۶۔ طبع ۱۹۰۴ء

مولانا ابو المکارم محمد علی مئوی (م ۱۳۵۴ھ):

مولانا ابو المکارم محمد علی بن مولانا فیض اللہ مئو ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ مولانا حسام الدین، مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری سے جملہ علوم اسلامیہ کی تکمیل کی۔ حدیث کی سند شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے حاصل کی۔ طب کی تعلیم مولانا حکیم سید عبدالحفیظ دہلوی سے حاصل کی۔ صاحب جائیداد و املاک تھے۔ پیشہ تجارت تھا۔ اسلام کی اشاعت میں اپنی پوری زندگی صرف کر دی۔ مساجد کی تعمیر میں نمایاں حصہ لیا۔ تصنیف و تالیف کا مشغلہ جاری رکھا۔ علمائے احناف سے تحریری و تقریری مناظرے بھی کئے اور علمائے احناف کی طرف سے جو کتابیں حدیث و سنت کے خلاف شائع ہوئیں ان کے جوابات دیئے۔

مولوی محمد عمر بلند شہری نے ایک رسالہ "فئوس الحنفیہ علی رؤس الوہابیہ" کے نام سے لکھا جس میں مولوی محمد عمر نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ مولانا ابو المکارم محمد علی مئوی نے اس رسالہ کا جواب "جون المحمدیہ لرد فئوس الحنفیہ" کے نام سے دیا۔ محی السنۃ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں رئیس بھوپال نے اس قدر پسند فرمایا کہ آپ کا ۳۰ روپے ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ مولانا محمد علی نے ۷ رجب ۱۳۵۴ھ / ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۳ء انتقال کیا۔

تصانیف (اردو):

۱۔ اقامتہ الدلائل علی سماع علقمتہ عن ابیہ وائل (۶ / ۱۹۳۹ء)

۲۔ فراستہ المومنین فی ردہدایتہ المنکرین۔ (۶۰ / ۱۳۰۶ھ)

۳۔ الکوکب الدرری فی ردالصلوۃ المشہورۃ بالقضاء العمری (۳۲ / ۱۳۱۴ھ)

۴۔ اظہار ابوزر الذی صدر عین مولف کشف الستر (۲۴ / ۱۹۲۵ء)

۵۔ القول الماثور فی احادیث الصدور (۱۰ / ۱۳۰۶ھ)

٦۔ حدائق الازہار فی جواب الاشتہار۔

٧۔ المشرب المختار بجواب لامع الانوار

٨۔ المذہب المختار فی الرد علی جامع الآثار (٤٠ / ١٣١٨ھ)

٩۔ ہدایۃ الوریٰ الی اقامتہ الجمتہ فی القریٰ (٢٠٠ / ١٣١٨ھ)

١٠۔ الجواب الاصوب عن مسئلہ الخطبہ بغیر لسان العرب (٨ / ١٩٣٠ء)

١١۔ بیاض بتائید الجواب الاصوب۔

١٢۔ بشارۃ الوریٰ الی اقامتہ الجمعتہ فی القریٰ (٤٧)

١٣۔ التحقیق الحسن فی اثبات القمیص فی الکفن (١٦ / ١٩٢٠ء)

١٤۔ القول المملی بکل زین فی تائید مسئلہ رفع الیدین (٥٠ / ١٣١٤ھ)

١٥۔ مطلع القمرین فی تائید مسئلہ رفع الیدین (٦٦ / ١٣١٥ھ)

١٦۔ الردالمجر علی المولوی عبدالبر (٦ / ١٣٣٠ھ)

١٧۔ تدقیق الاصفیاء فی جواب تحقیق الاذکیاء (٢٢ / ١٣٠٨ھ)

١٨۔ عمدۃ التحقیق فی اثبات الضحایا الی آخر ایام التشریق (١٦ / ١٣١٠ھ)

١٩۔ الابحاث السنیہ من المقالتہ المرضیہ (٣٢ / ١٩٢٩ء)

٢٠۔ المباحث العلیہ المتعلقہ بالابحاث السنیہ (٦ / ١٩٢٩ء)

٢١۔ الخیر الکثیر فی انکاح الصغیرۃ الصغیر (١٦ / ١٩٢٥ء)

٢٢۔ طلاق ثلاثہ فی مجلس واحد (٥٥)

٢٣۔ کشف الغطاء عن مسئلہ البناء (١٦ / ١٩٢٥ء)

٢٤۔ سفینہ ابو المکارم۔

٢٥۔ الرد المجتبی علی من احل فی الہند مسئلہ الربا۔

٢٦۔ القول الماثور فی اثبات الصدر و ملیت بہ دقائق الاسرار فی رد حقائق الاخبار (١٠ / ١٩٠٦)

٢٧۔ لوامع الانوار فی تائید دقائق الاسرار (٣٨ / ١٩٠٦ء)

۲۸۔ التقب الحسن علی المولوی ظہیر احسن (۲۸ / ۱۳۱۴ھ)
۲۹۔ الجواب الاحسن من الکلام المستحسن (۱۸ / ۱۳۱۵ھ)
۳۰۔ مجن المحمدیہ لرد فئوس الحنفیہ (۱۲ / ۱۳۰۶ھ)
۳۱۔ عمدۃ القانون فی الرد علی خیر الطاعون (۱۶ / ۱۹۰۶ء)
۳۲۔ التحقیق المختار
۳۳۔ بیاض بتائید التحقیق المختار
۳۴۔ الجواب السدید عما اوردہ فی اوشحہ الجید (۵۶)
۳۵۔ الاجوبتہ الفاخرہ الفاضلہ فی رد الرسائل العشرہ الکاملہ (۸۸ / ۱۳۰۷ھ)
۳۶۔ الرسالتہ العادلۃ فی رد المقالۃ الکاملۃ (۳۲)
۳۷۔ احسن المرام فی رد فوز الکرام۔
۳۸۔ شاہ امانت اللہ فصیحی غازی پوری کے خط غیر مطبوعہ پر بحث (۸ / ۱۳۱۳ھ)
۳۹۔ الجواب السدید عن مقالات اہل التقلید (۲۰ / ۱۳۱۹ھ)
۴۰۔ تقریرات محققانہ بجواب سوالات دوگانہ (۸ / ۱۹۲۶ء)
۴۱۔ الجواب الاسنی عن مسئلتہ المصافحۃ بالید الیمنی (۱۶ / ۱۹۲۹ء)
۴۲۔ الروض الازہر فی منافع الدین الاحمر (۱۶ / ۱۹۱۲ء)
۴۳۔ زینتہ الجیش بخلافتہ القریش (۸ / ۱۹۲۵ء)
۴۴۔ نظم اللالی فی احیاء اللیالی۔ (۴۶ سیرۃ النعمان کا جواب)

مولانا ابو المعالی محمد علی مئوی (م ۱۳۵۳ھ):

مولانا ابو المعالی محمد علی بن میاں حسام الدین ۱۲۸۶ھ میں پیدا ہوئے۔ مولانا فیض اللہ مئوی سے جملہ علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد حدیث کی سند حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی سے حاصل کی۔ تحصیل تعلیم کے بعد کچھ عرصہ داناپور (بہار) کے ایک مدرسہ میں تدریس فرمائی اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ ۱۳۵۳ھ اور ۱۹۳۴ء میں انتقال کیا۔

تصانیف اردو

۱ - نظم اللالی بلطائف القرآن (۲۳۴)
۲ - رسالہ مسواک (۵٦)
۳ - الرافة المهداة فی تنقید ما فی سبیل النجاۃ (۴۸)
۴ - القول المحکم ۵ - مصابیح ترجمہ رسالہ تراویح (۲۵)
٦ - القول المحققہ فی رد جواز النکاح غیر المطلقہ (۲۰)
۷ - صید البحر المقلب یہ طیبات فیضی (۸۸)
۸ - جامع المسائل (۲۱۸)
۹ - ابراز الغمہ من ترجمۃ کتاب السنۃ (۴۸)
۱۰ - البیان فی تحقیق الجلالۃ و دعوۃ الختان (۳۰)
۱۱ - تحریم الربا (۳۱)
۱۲ - زلۃ فضل الرحمان فی تائید مذہب النعمان (۴۸)
۱۳ - تحفہ جیب ترجمہ نالہ حبیب (۲٦)
۱۴ - تفریح المومنین فی مناقب الامام زین العابدین (٦۴)
۱۵ - روئیداد جلسہ اسلامیہ سال چہارم مدرسہ شمس الہدی دلال پور دمکا (۱۲۸)
۱٦ - شرح طبقات ابن سعد
۱۷ - الانتباہ فی تردید عن جوز السجدۃ لغیر اللہ (۱٦)

مولانا محمد ابراہیم میمن جوناگڑھی ۱۳٦۰ھ

مولانا محمد ابراہیم کا مولد و مسکن جوناگڑھ تھا۔ ابتدائی تعلیم مولانا عبداللہ جوناگڑھ سے حاصل کی۔ بعد ازاں دہلی کا رخ کیا۔ اور مدرسہ امینیہ (حنفیہ)

میں داخل ہوئے مگر عامل بالحدیث ہونے کی وجہ سے جلد ہی مدرسہ سے چھٹی ہو گئی اور مدرسہ الکتاب و السنۃ جو مولانا عبدالوہاب دہلوی کے زیر انتظام تھا' داخل ہو گئے اور مولانا عبدالوہاب دہلوی سے تفسیر' حدیث اور صرف و نحو کی تعلیم حاصل کی اور حدیث میں مولانا عبدالرشید اور مولانا عبدالرحیم غزنوی سے بھی استفادہ کیا۔

تکمیل تعلیم کے لئے اجمیری گیٹ دہلی کو اپنا مسکن بنایااور مدرسہ محمدیہ کے نام سے اپنی ایک درسگاہ قائم کی اور اخبار محمدی کے نام سے پندرہ روزہ اخبار جاری کیا۔ آپ صاحب تصانیف کثیرہ تھے۔ اور ہر کتاب کا نام مضاف بہ نام پاک محمد فرمایا۔ یعنی صلاۃ محمدی' صیام محمدی' حج محمدی وغیرہ۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ بنام تفسیر محمدی' حافظ ابن القیم کی کتاب "اعلام الموقعین عن رب العالمین " کا اردو ترجمہ کا نام دین محمدی ہے۔ مولانا محمد بن ابراہیم نے یکم صفر ۱۳۶۰ھ بمطابق ۱۹۴۱ کو جوناگڑھ میں انتقال کیا۔

تصانیف

تفسیر محمدی تفسیر سورۃ فاتحہ' اربعین محمدی' برہان محمدی' شمع محمدی' عقائد محمدی' ایمان محمدی' حیات محمدی' تعویذ محمدی' وضوء محمدی' سنت محمدی' جماعت محمدی' خطبہ محمدی' موت و میت کے مسائل' دلائل محمدی (۲ جلد) رکوع محمدی' غیبہ محمدی' رفع الیدین اور آمین' زکوۃ محمدی' صلاۃ محمدی' اذان محمدی' انعام محمدی' صیام محمدی' حج محمدی' تحفہ محمدی' مرغ کی قربانی' شعبان محمد' درود محمدی' آئینہ محمدی' مذمت سود' تقوی' الحزب المقبول' وظیفہ محمدی' محراب محمدی' ذمہ محمدی' رسالہ صلاۃ و سلام' فیصلہ محمدی' رحمت محمدی' کرامات محمدی' معراج محمدی' قبروں پر پھول' عذاب الھون علی الفاتن المفتون' میلاد محمدی' ارشاد محمدی' دین محمدی' ضرب محمدی' طریق محمدی' مشکوۃ محمدی' ملت محمدی' مناظرہ محمدی' فتح محمدی' حقیقت محمدی' صراط محمدی' نصیحت محمدی' ریحان محمدی' توحید